یعنے اے غالب ہماری نظر مین جادۂ راہ فنا ہے کیونکہ جادۂ راہِ فنا عالم کے اجزائے پریشان کا شیرازہ ہے - یہہ کا مشار الیہ جادۂ راہ فنا ہے نہ نظر- عالم یعنے دنیا کو کتاب قرار دیا ہے - جادہ کے معنے راستہ کے ہین پھر جادۂ راہ فنا اضافت در اضافت محل تامل ہے شاید ضرورت وزن کے لحاظ سے اسطرح کہا ہے اب بعض لوگ اسکی تقلید کرکے قالب تن بیجان وغیرہ کہا کرتے ہین اہل زبان کے کلام مین اسطرح دیکھنے مین نہین آیا - دنیا کے جو پریشان اجزا ہین یعنے خواہشات نفسانی اور شہوات بہیمی یہہ سب موت کا خیال باندھنے سے فنا ہو جاتے ہین اور اسیواسطے یہہ مضمون حدیث شریف مین آیا ہے کہ موت کا ذکر ہادم لذات ہے یعنے خواہشات نفسانی اور طمع دنیوی کیوجہ سے آدمی پریشان خاطر رہتا ہے مگر جب موت کو یاد کرے اور انجام کو دیکھے اور خاتمہ پر نظر ڈالے تو دلکو کچھہ جمعیت حاصل ہو جاتی ہے -

نہو گا یک بیابان ماندگی سے ذوق کم میرا	حباب موجۂ رفتار ہے نقش قدم میرا

دوسرے مصرع کے یہہ معنے ہین کہ میرا نقش قدم بھی میرے ساتھہ ساتھہ چلا آتا ہے جسطرح موج کے ساتھہ موج کے بلبلے چلے آتے ہین اور حباب موجہ سے یہہ معنے نکلتے ہین - شعر کا مطلب یہہ ہے کہ میرا

ذوقِ صحرا گردی کبھی کم نہو گا - مولانا ذوق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
؎ وہ ہون مین رہ نوردِ شوق میرے ساتھ جاتا ہے ٭ بہ رنگِ سایۂ مرغِ ہوا نقشِ قدم میرا ٭ اور اس ہیچمیز کا شعر ہے ؎ یہہ شوقِ قطعِ راہ ہے مجکو کہ دشت مین ٭ مجہہ سے بھی گرم تر ہوا نقشِ قدم ہوا ٭
ان تینون اشعار کا مضمون ایک ہے مگر پیرایہ جُدا جُدا ہے اور مضمون یہہ ہے کہ ہمکو ذوقِ دشت نوردی و شوقِ صحرا گردی بیحد و بے انتہا ہے اور میری راے مین ذوق علیہ الرحمۃ کا شعر سب سے بہتر ہے کیونکہ ندرتِ تشبیہ کے علاوہ قریب الفہم ہے - مرزا غالب نے یہہ مضمون نقشِ قدم متعلق کہا ہے اور درحقیقت حبابِ موجۂ رفتار کی تشبیہ تازہ و جدید ہے مگر بعید الفہم ہے اور جو دلچسپی ذوق کی تشبیہ مین ہے وہ اس تشبیہ مین نہین ہے مگر تاہم عمدہ تشبیہ ہے ماندگی = تھکاوٹ - تکان - یک بیابان = کثرت اور افراط کے موقع پر بولتے ہین اور اسکے معنے کثیر اور بے انتہا اور نہایت کے ہین - موجہ = موج اور موجہ مترادف ہین یعنے جو معنے موج کے ہین وہی معنے موجہ کے ہین - موجہ مزید علیہ ہے موج کا اور موجہ کی ہ زائد ہے -

مجھے بھی ہے چمن سے لیکن اب یہہ بے دماغی ہے	کہ موجِ بوے گل سے ناک مین آتا ہے دم میرا

یعنے اب بوے گل میرے موافقِ مزاج و سازگارِ طبیعت نہین ہے بے دماغی = یعنے بے پروائی و اعراض و انکار - بوے گل کو موج کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین

اور ہر ایک بو کو موج کے ساتھہ تشبیہ دے سکتے ہین مگر بو کی افراط و طغیانی
و کثرت شرط ہے اگر افراط بو کی نہو تو اسکو موج کے ساتھہ تشبیہ نہین
دے سکتے - اس شعر کے مضمون سے بوے فراق آتی ہے اور فراقیہ
مضمون معلوم ہوتا ہے - کہ = کاف بیانیہ ہے جو بے دماغی کا حال
بیان کرنیکے لئے آیا ہے چمن سے = یعنے چمن کے ساتھہ - یہہ سے
معیت کے معنے دیتا ہے - موج بوے گل سے یعنے بسبب موج
بوے گل کے - یہہ سے سببیہ اور علت بیان کرتا ہے - شعر نہایت
عمدہ اور صاف ہے -

سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی	عبادت برق کی کرتا ہون اور افسوس حاصل کا

خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش
زندہ شد بعشق * ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما - اور میر حسن دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ در عاشقی بمیر حسن تا شوی تمام *
نشنیدۂ ہر آنکہ بمیرد تمام شد - ان ابیات کا حاصل یہہ ہے کہ عشق
و عاشقی مین جو شخص مر جاتا ہے وہ زندگی و دوام پاتا ہے کیونکہ جو
شخص عاشق پاک ہو کر مریگا وہ شہید کا درجہ پایگا جیسا کہ حدیث شریف
مین آیا ہے مَنْ عَشِقَ وَعَفَّ وَمَاتَ فَمَاتَ شَهِيدًا اب میرزا غالب
یہہ فرماتے ہین کہ مین سراپا رہن عشق ہون لہذا مجھکو حیات جاوید و زندگی
دوام حاصل ہوی ہے اور اس حیات جاوید کے حاصل کرنے مین مجبور